معین الدین احمد
ترجمہ: حارث غازی

آبِ زم زم......نعمت غیر مترقبہ

1971ء کی بات ہے۔ جب ایک مصری ڈاکٹر نے یورپ کے اخبارات میں ایک مراسلہ شائع کرایا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ آبِ زم زم مضرِ صحت ہے۔ اس لیے یہ ہرگز پینے کے لائق نہیں ہے۔ مصری ڈاکٹر نے یہ دلیل پیش کی تھی کہ خانہ کعبہ ایک ایسی اتھلی سطح پر واقع ہے۔ جو سطح سمندر سے نیچے ہے اور چونکہ شہر مکہ عین وسط میں واقع ہے۔ اس لیے شہر کا تمام گندہ پانی چاہ زم زم میں جمع ہوجاتا ہے۔ مصری ڈاکٹر کی ہرزہ سرائی جیسے ہی شاہ فیصل کے کانوں تک پہنچی انہیں شدید طیش آیا اور انہوں نے اس یادہ گوئی کو اپنے انجام تک پہنچانے کے لیے متعلقہ حکام کو کارروائی کرنے کے احکام صادر کئے۔ مزید براں شاہ فیصل نے وزارتِ زراعت و آب رسانی کو حکم دیا کہ آبِ زم زم کے نمونے تمام یورپی تجزیہ گاہوں کو ارسال کئے جائیں۔ تاکہ قابل استعمال ہونے کے بارے میں جدید سائنسی شواہد حاصل کئے جائیں۔

ان دنوں میں جدہ میں بطور کیمیکل انجینئر تعینات تھا۔ دوسرے انجینئروں کے ساتھ مل کر ہم سمندر کے پانی کو قابل استعمال بنانے والے پلانٹ میں کام کررہے تھے۔ چونکہ یہ پلانٹ انتہائی جدید مشینری پر مشتمل تھا اور اس کی کارکردگی شہرہ آفاق تھی۔ اس لیے وزارت زراعت وآب رسانی نے مجھے یہ ہدایات جاری کیں کہ آب زم زم کے قابل استعمال ہونے یا نہ ہونے کے لیے میں جملہ امور کی نگرانی کروں اس ضمن میں ہرممکن کارروائی اندرون و بیرون ملک سرانجام دوں۔

ہدایات ملتے ہی' میں جدہ سے مکہ معظّمہ پہنچا' جہاں خانہ کعبہ کے منتظمین سے رجوع کیا۔ انہوں نے فی الفور مجھے ہرقسم کی اعانت فراہم کی اور ایک افسر رابطہ کی خدمات مہیا کیں' تاکہ میں کسی دقت کے بغیر اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہوسکوں۔ چاہ زم زم کے سرسری جائزہ نے مجھے ایک عجیب وغریب استعجاب میں مبتلا کردیا۔ میری عقل یہ باور کرنے پر تیار نہ تھی کہ یہ 18x14 کا مختصر سا تالاب صدیوں سے کس طرح لاکھوں گیلن پانی حجاج کرام اور زائرین کو مہیا کررہا ہے۔ میں نے اپنی تحقیقات کا آغاز کیا اور چاہ زم زم کی پیائش شروع کی۔ سب سے پہلے میں نے اس کی گہرائی معلوم کرنا چاہی۔ چنانچہ میں نے اپنے مددگار کو کنویں میں اترنے کے لیے کہا۔ اس نے پہلے تو پاک پانی سے غسل کیا اور پھر وہ کنویں میں اتر گیا اور تہہ میں جا کر کھڑا ہوگیا۔ پانی کی سطح تقریباً اس کے کندھوں کے برابر تھی۔ جبکہ اس کا قد تقریباً 5 فٹ 8 انچ تھا۔ اب میری ہدایت کے مطابق اس شخص نے چاہ زم زم کی سطح پر قدم بقدم چلنا شروع کیا اور یوں اس نے کنویں کی تمام دیواروں کا احاطہ کرلیا۔ اس نے بتایا کہ کنویں کی دیواروں سے پانی نہیں رس رہا۔ یوں ثابت ہوا کہ پانی کا منبع چاہ زم زم کے اندر ہی کہیں واقع ہے۔ اس کے بعد مزید تحقیق کے لیے میں نے حکم دیا کہ نکاسی آب کے لیے چاہ زم زم میں جو بڑے بڑے ٹرانسفر پمپ لگائے گئے ہیں۔ وہ تمام بیک وقت چلا دیئے جائیں تاکہ کسی طرح چاہ زم زم میں موجود پانی مکمل طور پر ایک ممکنہ حد تک خارج کردیا جائے اور اس طرح پانی کا منبع دریافت ہوسکے۔ یہ پمپ ایک سیکنڈ میں کئی ہزار گیلن آب زم زم کا اخراج عمل میں لاسکتے تھے۔ لیکن میرے تعجب کی انتہا نہیں رہی۔ جب ہم سب نے یہ دیکھا کہ پانی کی سطح میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی یعنی جس تیزی سے پانی کا اخراج ہورہا تھا' اسی تیزی سے زیرزمین ذخیرہ آب کمی کو پورا کررہا تھا۔ میں نے اپنے مددگار سے کہا کہ اب وہ ایک ہی جگہ جم کر کھڑا ہوجائے اور کسی تبدیلی کے بارے میں مشاہدہ کرے۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے چلا کر کہا ''الحمدللہ مجھے منبع آب کا سراغ مل گیا ہے۔'' اس نے بتایا کہ اس کے قدموں کے نیچے ریت اچھل رہی تھی۔ جسے زیرزمین پانی اوپر دھکیل رہا تھا۔ اب اس نے قدم بقدم چاہ زم زم میں کھڑے ہوکر مزید مشاہدہ کیا کہ ہرجگہ سے ایک ہی دباؤ سے پانی کا اخراج ہورہا

تھا۔جس کی بدولت چاہ زم زم میں سطح آب برقرار تھی۔اپنے مشاہدات کی تکمیل کے بعد میں نے مختلف اوقات میں آب زم زم کے نمونے جمع کئے تا کہ انہیں تجزیے کے لیے یورپ کی لیبارٹریوں کو روانہ کروں۔خانہ کعبہ سے رُخصتی سے قبل میں نے حکام مکہ سے دوسرے کنوؤں کے بارے میں استفسار کیا جو چاہ زم زم کے قرب وجوار میں واقع تھے۔مجھے بتایا گیا کہ خشک سالی کی وجہ سے تمام کنویں تقریباً خشک ہو چکے تھے اور ان سے پانی کی مقدار میں بھی نکاسی ممکن نہ تھی۔

جدہ پہنچ کر میں نے اپنے افسرِاعلیٰ کو اپنے مشاہدات سے آگاہ کیا۔اس نے اگرچہ میری باتیں بہت غور سے سنیں لیکن آخر میں اس نے عجیب یاوہ گوئی کی کہ عین ممکن ہے کہ بحیرۂ احمر جو مکہ معظّمہ سے صرف 75 کلومیٹر دور واقع ہے۔چاہ زم زم کو پانی فراہم کر رہا ہو۔بہرحال اس کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہ تھا کہ چاہ زم زم تو بحیرۂ احمر سے 75 کلومیٹر دور ہونے کے باوجود پانی سے لبریز ہے۔جبکہ بے شمار کنویں جو بہت کم فاصلے پر واقع تھے قطعی طور پر خشک پڑے تھے۔

یورپی لیبارٹری اور ہماری اپنی تجربہ گاہ میں آب زم زم کے جو نمونے ٹیسٹ کئے گئے ان کے نتائج میں کوئی خاص فرق نہ تھا۔آب زم زم اور مکہ معظّمہ کے دوسرے کنوؤں سے حاصل کردہ پانی میں نمایاں فرق پایا گیا کہ آب زم زم میں کیلشیم (چونے) اور میگنیشیم کے نمکیات کی مقدار زیادہ پائی گئی۔شاید اسی لیے آب زم زم نوش کرنے والے حجاج کرام اور زائرین بہت جلد اپنی تھکن پر قابو پا لیتے تھے۔بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ آب زم زم کا ایک گھونٹ ہی حیات نو بخشتا ہے۔مزید برآں آب زم زم میں موجود فلورائیڈ کی مناسب مقدار جراثیم کش ہے۔اس لیے حج کے ایام میں لوگ وبائی امراض سے محفوظ رہتے ہیں۔یورپی لیبارٹریوں نے مہر تصدیق ثبت کردی کہ آب زم زم پینے کے لیے بہترین اور محفوظ ترین مشروب ہے۔اس تصدیق نے شاہ فیصل کو بے حد خوش کیا اور انہوں نے ہدایت جاری کی کہ بطور خاص اس امر کی تشہیر یورپی اخبارات اور جرائد میں کی جائے۔آبِ زم زم کا کیمیائی تجزیہ نمایاں طور پر یورپی اخبارات میں شائع کیا گیا۔حقیقت یہ ہے کہ آبِ زم زم پر جتنی بھی تحقیق اور ریسرچ کی جائے کم ہے۔اس لیے کہ ہر مرتبہ اس کا ایک اور گوشہ اور روشن پہلو نمودار ہوتا ہے۔جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

چاہِ زم زم آج تک خشک نہیں ہوا اور اس نے ہمیشہ لاکھوں حجاج کرام اور زائرین کی پیاس بجھائی ہے۔اس میں موجودہ نمکیات کی مقدار ہمیشہ یکساں رہتی ہے۔اور اس کے ذریعے میں روزِ اوّل سے لے کر آج تک کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔آب زم زم کی شفا بخشی کے سبھی قائل ہیں۔لاکھوں حجاج اور زائرین کی صحت بخش اقدار کے معترف ہیں۔آبِ زم زم وسیع پیمانے پر مکہ معظّمہ اور گردونواح بلکہ مدینہ منورہ میں بھی فراہم کیا جاتا ہے۔اسے اپنی اصلی حالت میں سپلائی کیا جاتا ہے۔اس میں کلورین یا کسی اور جراثیم کش کیمیکل کی آمیزش نہیں کی جاتی ہے۔اس کے باوجود آبِ زم زم پینے کے لیے بہترین صحت بخش مشروب ہے۔دوسرے کنوؤں میں نباتاتی اور حیاتیاتی افزائش ہوتی ہے۔انواع واقسام کی جڑی بوٹیاں پودے اور حشرات الارض پیدا ہو جاتے ہیں۔کائی جم جاتی ہے۔جس سے پانی کا ذائقہ بدل جاتا ہے۔رنگت تبدیل ہو جاتی ہے اور بسا اوقات مضرِ صحت بھی ہو جاتا ہے۔جبکہ آب زم زم دنیا کا واحد پانی ہے۔جو ہر قسم کی نباتاتی افزائش اور آلائش سے پاک صاف رہتا ہے۔

صدیوں پیشتر بی بی ہاجرہ (علیہا السلام) پہاڑیوں کے درمیان اپنے نوزائیدہ بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیاس بجھانے کے لیے پانی کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تک دوڑتی رہیں اور مایوس ہو کر لوٹتی رہیں۔اسی اثنا میں ان کے معصوم بچے نے پیاس سے بے قرار ہو کر اپنی ایڑیاں رگڑیں اور جہاں جہاں گرم تپتی ہوئی ریت پر ان ایڑیوں نے اپنے نشان ثبت کئے قدرت خداوندی سے وہاں زم زم کا ایسا چشمہ پھوٹا جو رہتی دنیا تک تشنگی فرو کرتا رہے گا۔یہ رب تبارک کی ایک ایسی نعمت ہے جس پر مکہ معظّمہ ہمیشہ نازاں وشاداں رہے گا۔